عرب جمہوریہ مصر ۱۶ربیع اول ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۲اکتوبر ۲۰۲۱ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم ومربی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعلی تعلیم اور حسن تربیت میں تمام انسانیت کے لئے بہترین مثال ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمدل معلم اور عقلمند مربی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرمی اور شفقت فرماتے اور اچھے طریقے سے تعلیم وتربیت کرتے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "اللہ تعالی نے مجھے سختی کرنے والا اور مشکلات میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے معلم اور آسانیاں پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا"، اور دوسری حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے اس کو یہ مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے نکال لیا جاتا ہے اس کو یہ عیب دار کر دیتی ہے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب اور تمام انسانیت کے لئے بہترین معلم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان تھے، آپ انتہائی نرمی اور شفقت کے ساتھ لوگوں کو تعلیم دیتے، ان کی تربیت کرتے اور ان کی راہ نمائی کرتے، حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی نے چھینک ماری، میں نے کہا: یرحمک اللہ، اللہ تجھ پر رحم کرے، لوگوں نے مجھے کن آنکھوں سے دیکھا، میں نے کہا: وہ ہلاک ہو، تمہیں کیا ہے تم میری طرف دیکھ رہے ہو؟ اتنی دیر میں لوگ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگ گئے، پس جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر معلم نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مجھے مارا

اور نہ مجھے برا بھلا کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نماز میں لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں ہے، یہ (نماز) تو صرف تسبیح، تکبیر، تہلیل اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے"۔

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دیجئے، لوگوں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے جھڑکا اور کہا: باز آجا، باز آجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب آؤ، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسے اپنی ماں کے لئے پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ پر قرباں جاؤں، بخدا! ہر گز نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی ماؤں کے لئے پسند نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند کرتا ہے؟، اس نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ پر قربان جاؤں، بخدا! ہر گز نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لئے پسند نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسے اپنی بہن کے لئے پسند کرتا ہے؟، اس نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں، بخدا! ہر گز نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: کیا تو اسے اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرتا ہے؟، اس نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں، بخدا! ہر گز نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی پھوپھیوں کے لئے پسند نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسے اپنی خالہ کے لئے پسند کرتا ہے؟، اس نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں، بخدا! ہر گز نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی خالاؤں کے لئے پسند نہیں کرتے، راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: "اے اللہ! اس کے گناہ کو بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے، اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما" وہ نوجوان اس کے بعد کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔

برادران اسلام!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعوت اور تعلیم کے لئے مختلف اسالیب اختیار کرنے کے خواہشمند ہوتے ، اور دعوتی روابط کے لئے تمام تر مہارات کو زیر استعمال لاتے تاکہ دعوت کا پیغام سننے والے کے دل و دماغ تک پہنچ سکے ، بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذہن کو قریب لانے کے لئے اعداد کا استعمال کرتے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: " تین چیزیں جس شخص میں ہیں اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا، (اول) یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ہر چیز سے بڑھ کر اس کے نزدیک محبوب ہو، (دوم) یہ کہ وہ کسی آدمی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے، (سوم) یہ کہ اللہ تعالی کا اس کو کفر سے نجات دینے کے بعد وہ کفر کی طرف لوٹنا اسی طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہو"۔

بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم توضیحی مثالوں کے ذریعے تعلیم دیتے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: " نیک ہم نشین اور برا ہم نشین مشک وعنبر اٹھانے والے اور دھونکنی سے آگ سلگانے والے کی مانند ہے، مشک وعنبر اٹھانے والا یا تو خود ہی آپ کو مشک وعنبر دے دے گا، یا آپ اس سے خرید لیں گے، یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی، اور دھونکنی سے آگ سلگانے والا یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا، یا تمہیں اس کی بدبو آئے گی"۔

اور بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغام سننے والے کو شوق دلانے اور اس کو متوجہ کرنے کے لئے سوالیہ اسلوب اختیار کرتے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: " کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا: مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ کوئی درہم ہو اور نہ کوئی سازوسامان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ کے ساتھ

آئے گا، لیکن اس نے اس کو سب وشتم کیا ہو گا، اس پر تہمت لگائی ہو گی، اس کا مال کھایا ہو گا، اس کا خون بہایا ہو گا، اور اس کو مارا ہو گا، پس اس کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا، اس کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا، اس شخص کے ذمہ لوگوں کا جو حق ہو گا اگر اس کو ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کی برائیاں لے کر اس کے ذمے ڈالی دی جائیں گی اور پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا"۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغام سننے والوں کے ذہنوں کو چست رکھنے اور ان سے اکتاہٹ کو دور رکھنے کی غرض سے تعلیم وتربیت کے لئے مناسب اوقات اور دنوں کا انتخاب فرمایا کرتے تھے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف دنوں میں وعظ ونصیحت کے ذریعے ہماری تربیت کیا کرتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر اکتاہٹ طاری ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

آج اس بات کی کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم علم سکھانے والے اور علم سیکھنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو عام کرنے اور آپ کی تعلیمات اور سنتوں کو بیان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کریں۔

اے اللہ! ہمیں علم اور ادب کی دولت سے مالا مال فرما

اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین